سوال

(235) شراب اور سود کیوں حرام ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بریڈفورڈ سے شبیر احمد لکھتے ہیں۔

(الف) شراب کیوں حرام کی گئی۔ کیا دوائی کی شکل میں استعمال کی جاسکتی ہے

اور کیا شراب زخم پر لگائی جاسکتی ہے؟

(ب) سود کیوں حرام کیا گیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اشیاء کے حلال و حرام ٹھیرائے جانے کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا بنیادی اصول قرآن حکیم ان الفاظ سے بیان کرتا ہے

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبـٰتِ وَيُحَرِّ‌مُ عَلَيْهِمُ الخَبـٰئِثَ ... سورة الاعراف ١٥٧

''یعنی اللہ کا نبی ﷺ لوگوں کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام بتلاتا ہے۔'' اور جن چیزوں کو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حرام قرار دیا ہے ان میں ظاہری یا باطنی نجاست وخباثت کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور ہوتا ہے۔ ہماری عقل میں وہ آئے یا نہ آئے۔

جہاں تک شراب 'جوئے' زنا 'خنزیراور سود وغیرہ کے حرام ہونے کی وجہ اور سبب کا تعلق ہے تو اس بارے میں دو باتوں کا جاننا ضروری ہے پہلی یہ کہ ہر انسان کے لئے معلوم کرنا نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی ممکن ہے کہ فلاں چیز کیوں حرام ٹھہرائی گئی؟ اور کس وجہ سے اس کا استعمال ممنوع ٹھہرایا گیا؟ کیونکہ جو چیزیں حرام ٹھہرائی گئی ہیں ان کی خباثتیں یا نقصانات کا معلوم کرلینا ہر انسان کے بس میں نہیں ہوتا۔ ایک ہی چیز کا نقصان ایک آدمی اپنے علم اور تجربے سے معلوم کرلیتا ہے جب کہ دوسرے کے پاس یہ دونوں چیزیں نہیں ہوتی اور پھر ایک حرام کردہ چیز کی خباثت ایک زمانے میں ظاہر نہیں ہوتی جب کہ دوسرے زمانے میں وہ ظاہر ہوجاتی ہے۔

مثلاً سور کے گوشت کی مثال ہی لیجئے کہ جب یہ حرام کیا گیا تو اس وقت شاید ہی کسی کو اس کی حرمت کا سبب یا علت معلوم تھی لیکن سائنس ترقی کے ساتھ ساتھ انکشافات ہوتے گئے کہ

اس جانور میں ایسے مہلک جراثیم اور کیڑے ہوتے ہیں جو بے شمار بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں ۔ بہر حال کوئی انکشاف ہو یا نہ ہو مسلمان اس عقیدے پر قائم رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق کائنات اور حکیم و خبیر ہے اس لئے یہ اسی کا حق ہے کہ جس چیز کو چاہے حلال ٹھہرائے اور جسے چاہئے حرام قرار دے دے ۔ اس پر اعتراض کرنے یا اس کی نافرمانی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کے باوجود اہل علم کا فرض ہے کہ وہ خلق خدا کے سامنے ان محرمات کے نقصانات اپنے علم اور تجربات کی روشنی میں واضح کریں تاکہ اسلام کی سچائی اور حقانیت پر لوگوں کا یقین اور زیادہ پختہ ہو۔

دوسری بات یہ بھی ہے کہ جب ہر انسان کے بس میں ایک چیز کی اصلیت یا ماہیت معلوم کرنا نہیں ہے تو پھر آخر کس چیز پر انحصار کرنا ہوگا۔ ظاہر ہے وہ صرف اور صرف وحی الہی ہے ۔ اگر ایک شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول و نبی ہیں تو پھر اسے چیزوں کی حلت وحرمت کا اختیار اللہ وحدہ لاشریک ہی کو دینا ہوگا۔ کسی عالم 'درویش' بادشاہ یا حکمران کو یہ اختیار دینے کا معنی یہ ہوگا کہ اس کا خدا اور قرآن پر ایمان نہیں ہے ۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو کسی چیز کی حرمت و حلت کے بارے میں شک ہے تو پہلے اسے قرآن و اسلام کے بارے میں اپنے عقیدے کا جائزہ لینا چاہئے اگر ان کی سچائی پر اس کا ایمان ہے تو پھر خالق کائنات کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ چاہے اس کی حکمت یا فلسفہ اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے یہ کوئی ضروری نہیں ۔ اس کی حرمت کی سب سے بڑی وجہ اور سبب تو یہ ہے کہ اسے اس ذات نے حرام ٹھہرایا ہے جو چیزوں کا پیدا کرنے والا اور ان کی خوبیوں اور مضرتوں کا صحیح علم رکھنے والا ہے ۔ باقی رہی یہ بات کہ اسے کیوں حرام ٹھہرایا؟ اس کا کیا نقصان ہے؟ اس بارے میں موجودہ دور میں یہ بات تقریباً متفق علیہ ہو چکی ہے کہ شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کے بے شمار طبی اور معاشرتی نقصانات ہیں جس سے انسان کی صحت اور اخلاق دونوں پر اثر پڑتا ہے اور آج ان کی بہتات اور کثرت استعمال دنیا بھر کے لئے مسئلہ بن چکا ہے ۔ رہی یہ بات کہ شراب کے کچھ فائدے بھی ہیں تو قرآن نے اس کی تصریح کی ہے کہ اس کے نقصانات منافع کے مقابلے میں بہت زیادہ ہیں لہٰذا یہ حرام ہے اور جدید تحقیق نے اس کے نقصانات واضح کر دیئے ہیں ۔ ہمارے لئے تو سب سے بڑی اور بنیادی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم نے جن چیزوں کو صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے ان میں شراب شامل ہے اور ان چیزوں میں کسی نہ کسی نوع کی گندگی اور نجاست ضروری ہوتی ہے جیسے ایک آیت میں مردار 'خون اور خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کی نذر حرام قرار دیئے گئے ۔ اب ان میں مردار 'خون اور خنزیر کی ظاہری گندگی اور نجاست واضح ہے جب کہ غیر اللہ کے نام کی نذر اس لئے حرام قرار دی گئی کہ اس میں نذر ماننے والے کی ذہنی خباثت مشرکانہ نیت اور اس کے عقیدے کی گندگی و خباثت شامل ہوتی ہے اور یہ باطنی و روحانی نجاست ہے ۔ اسی طرح شراب میں ظاہری نجاست بھی ہے اور باطنی بھی اور جو چیز انسان کو عقل و فکر سے کچھ دیر کے لئے محروم کر دیتی ہے اسلام اسے کسی حالت میں بھی پینے کی اجازت نہیں دیتا ۔ اسلام نے شراب کو تین مرحلوں میں بتدریج حرام قرار دیا :

پہلے سورہ بقرہ کی یہ آیت (۲۱۹) نازل ہوئی کہ ''اے نبی ﷺ آپ سے یہ لوگ شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں ۔ آپ کہہ دیں کہ دونوں میں بڑا گناہ ہے اور کچھ (دنیاوی فوائد بھی لوگوں کے لئے ہیں) اور ان کا گناہ ان کے فوائد سے بڑا ہے ۔''

اس کے بعد سورہ النساء کی آیت (۴۳) نازل ہوتی ہے کہ ''اے ایمان والو تم ایسی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ' جب تم نشے میں ہو یہاں تک کہ تم ہوش میں آکر یہ جان لو کہ تم کیا کر رہے ہو۔''

اور آخر میں شراب کی قطعی حرمت کا حکم سورۃ المائدہ کی آیت (۹۰/۹۱) میں نازل ہوتا ہے : ''اے ایمان والو بلاشبہ یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب گندی اور ناپاک چیزیں ہیں اور شیطانی کام ہیں لہٰذا ان سے مکمل طور پر بچو تاکہ تم کامیاب ہو سکو شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے میں مبتلا کر کے تمہارے درمیان بغض و عداوت پیدا کر دے اور آپس میں لڑا دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تمہیں باز رکھے ۔ کیا تم (شراب اور جوئے اور دوسری گندی چیزوں سے) رکنے والے ہو؟''

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے کہا کہ ''انتہینا ربنا'' (ابو داؤد ج ۳ کتاب الاشربۃ باب تحریم الخمر ص ۱۲۴ رقم الحدیث ۲۷۲)

''اے رب ہمارے ہم باز آئے یعنی ہم نے اسے مکمل طور پر چھوڑ دیا۔''

احادیث میں بھی شراب کی مذمت اور شرابی کے لئے وعید کیلئے سخت الفاظ آئے ہیں ۔

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں : ''یمن سے ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک شراب کے بارے میں دریافت کیا جو یمن میں لوگ مکئی یا جوار کی قسم سے بناتے تھے ۔ آپ نے پوچھا کیا اس میں نشہ لانے کی تاثیر پیدا ہوجاتی ہے ؟ اس نے کہا ہاں اس سے نشہ تو پیدا ہوتا ہے ۔ تو آپ نے فرمایا یا نشہ آور چیز حرام ہے اور پھر آپ نے فرمایا نشہ پینے والے کے ساتھ اللہ کا یہ عہد ہے جسے وہ ضرور پورا کرے گا ۔ اور وہ یہ کہ آخرت میں اس کو طینۃ الخبال پلائے گا ۔ لوگوں نے عرض کیا ۔ یہ کیا چیز ہے ؟ تو آپ نے فرمایا دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا گندہ مادہ ۔'' (صحیح مسلم)

نشہ آور چیز تھوڑی ہو یا زیادہ وہ حرام ہے اسی طرح ایسی چیز بطور دوا بھی استعمال نہیں کی جا سکتی ۔ حضرت وائل الحضری روایت کرتے ہیں : ''ایک صحابی حضرت طارق بن سوید نے رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے منع فرمایا ۔ صحابی نے کہا اللہ کے رسول کیا میں اسے بطور دوا استعمال کر سکتا ہوں ؟ تو آپ نے فرمایا وہ چیز دوا کیسے بن سکتی ہو جو خود بیماری ہے ۔'' (صحیح مسلم شریف)

اس حدیث سے صاف طور پر یہ معلوم ہوگیا کہ عام حالات میں شراب بطور دوا بھی استعمال نہیں کی جا سکتی اور نہ زخم پر لگائی جا سکتی ہے ۔ ہاں البتہ اگر کسی مریض کی زندگی خطرے میں ہو تو اتنی مقدار میں شراب کی اجازت ہو سکتی ہے جس سے اس کی زندگی بچ جائے ۔ مگر یہ بھی انتہائی خاص حالات میں ۔

شراب پینا تو سنگین جرم اور کبیرہ گناہ ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ جو شراب پیتے تو نہیں لیکن اس لعنت میں کسی نہ کسی طریقے سے شامل ہوتے ہیں انہیں بھی رسول اکرم نے ملعون قرار دیا ہے اور جو سرور دو عالم ﷺ کی زبان مبارک سے لعنتی قرار دیا گیا ہو اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا ۔

''حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے سلسلے میں دس آدمیوں پر لعنت کی (۱) شراب نچوڑ کر دینے والا (۲) شراب اپنے لئے نچوڑنے والا (۳) پینے والا (۴) پلانے والا (۵) کسی کے لئے اٹھا کر لے جانے والا (۶) جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جائے (۷) شراب بیچنے والا (۸) شراب خریدنے والا (۹) شراب کسی کو تحفہ کے طور پر دینے والا (۱۰) شراب کی کمائی کھانے والا ۔''

اس فرمان نبوی ﷺ کے بعد ہمارے وہ بھائی اپنے انجام کے بارے میں سوچ لیں جو دنیا کی محض عارضی فائدے کے لئے شراب کی فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں یا ہوٹلوں اور کلبوں میں ساقی کا کردار کرتے ہیں ۔

(ب) سود کی حرمت بھی قطعی ہے جو سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۲۷۸ '۲۷۹ سے ثابت ہے ۔ ارشاد ربانی ہے : ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو 'اور جو سود تمہارا باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر واقعی مومن ہو لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے ۔ اگر تم توبہ کو لو تو اصل مال لینے کا تمہیں حق ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے ۔''

رسول اکرم ﷺ نے سود اور سود خوروں کے خلاف اعلان جنگ کیا ۔ آپ نے فرمایا اگر سود کی ستر قسمیں یا درجے بھی کئے جائیں تو سب سے آخری درجے کے سود کا گناہ بھی اتنا ہوگا جتنا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کا ہے ۔

ایک اور حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا : ''جہاں سود اور زنا عام ہو جائے وہاں اللہ کے عذاب کو دعوت دی جاتی ہے ۔''

دیگر آسمانی مذاہب میں بھی سود کو حرام ٹھہرایا گیا تھا ۔ یہودیوں کے عہد قدیم میں ہے کہ ''جب تیرا بھائی محتاج ہو تو اس کی مدد کر 'اس سے فائدہ اور نفع طلب نہ کر ۔''

(خروج ۲۲ '۲۴) مگر یہودیوں نے باقی چیزوں کی طرح اس میں بھی تحریف کی اور کہا کہ بھائی سے مراد صرف یہودی ہے اور باقی ساری دنیا سے سود لینا جائز ہے ۔ آج دنیا پر سودی نظام کی شکل میں جو لعنت مسلط ہے یہ یہود کی کارستانی ہے اور وہی اس کے ب بانی ہیں ۔

عیسائی مذہب میں بھی سود کی طرز کے ناجائز منافع سے منع کیا گیا تھا ۔ اسلام نے سود کی تمام اقسام کو حرام ٹھہرایا ہے اور علماء اسلام نے اس کی معقول وجوہ بھی بیان کی ہیں جن میں

سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) سود کے ذریعہ کچھ مال بغیر کسی بدلے کے حاصل کیا جاتا ہے۔ ایک شخص اگر پونڈ کے عوض دو پونڈ حاصل کرتا ہے تو اس کے عوض نہ اس نے کوئی چیز دی اور نہ ہی کوئی کام کیا۔

(۲) سود پر تکیہ کرکے لوگ کام کرنے اور محنت سے جی چراتے ہیں۔ کیونکہ صاحب مال کے لئے بغیر کاروبار کے مال کمانا سود کے ذریعہ آسان ہوجاتا ہے۔

(۳) قرض کے ذریعہ مسلم بھائی سے تعاون کا طریقہ ختم ہوجائے گا اور سود کے لالچ کی وجہ سے لوگ محض ہمدردی اور تعاون کے جذبے سے قرض نہیں دیتے۔

(۴) سودی لین دین کی وجہ سے امیر کمزور اور غیریب سے زائد مال حاصل کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ غریبوں کو مال دینے کی تاکید کرتا ہے۔

(۵) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سود طاقتور اور سرمایہ دار کے مفادات کے تحفظ کے لئے غریبوں کا خون چوس لینے کا نام ہے۔ اس کے ذریعہ دولت مند اور سرمایہ دار کی دولت اور سرمائے میں اضافہ ہوتا ہے اور غریب کی غربت میں اضافہ ہوتا ہے۔ گویا کہ ایک طبقہ دوسرے طبقے سے ناجائز ذریعے سے دولت کما کر مال دار بن جاتا ہے۔ یہ چیز معاشرے میں حسد و بغض پیدا کرتی ہے۔ طبقاتی کش مکش شروع ہوجاتی ہے جس کا انجام شدید خونریزی ہوتا ہے۔

سود کا یہ نقصان جس طرح قدیم مہاجنی سودی نظام میں تھا اسی طرح آج کے جدید بینکاری کے سودی نظام میں ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ آج کے سودی نظام کو پرانے سودی نظام کی ترقی یافتہ شکل قرار دیا جاسکتا ہے۔ قدیم زمانے میں سرمایہ دار اور ساہوکار سود کے ذریعے شہروں اور بستیوں کے غریبوں کی جانوں اور عزتوں سے کھیلتے تھے تو آج کا سرمایہ دارانہ نظام سودی معاشی سسٹم کے ذریعہ دنیا بھر کے پس ماندہ اور غریب ملکوں پر مسلط ہوچکا ہے اور آج غریب ممالک اس سودی نظام کے شکنجے میں اس قدر پھنس چکے ہیں کہ ہزار کوشش کے باوجود اقتصادی اور سیاسی آزادی حاصل نہیں کرسکتے۔ اسی طرح بینکوں اور دوسرے اداروں سے سود پر قرض لینے والے کتنے لوگ ہیں جو نسل در نسل سود ادا کررہے ہیں اور کتنے ہیں جو بینک کرپٹ ہوکر مارے مارے پھر رہے ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ تو عام قرض سے بھی پناہ مانگتے اور یہ دعا کرتے کہ:

''اللھم انی اعوذبک من غلبۃ الدین وقہر الرجال۔'' (مشکوۃ للالبانی ج ۲ کتاب الدعوات باب الدعوات فی الاوقات ص ۵۶۰، رقم الحدیث ۲۴۴۸)

''اے اللہ میں قرض کے غلبے اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اور ہم نہ صرف قرض بلکہ ہزاروں کا سود بھی اپنی اولادوں کے لئے ورثے میں چھوڑ کر جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے سودی کاروبار میں گواہ اور کاتب کی حیثیت سے شرکت کرنے والوں پر بھی لعنت کی ہے۔ حدیث میں ہے: ''آپ نے فرمایا اللہ نے سود کھانے والے' کھلانے والے' گواہ بننے والے اور لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔'' (ترمذي' ابوداوٗد' نسائی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص507